

نقد و نظر

امام اہل سنت، مولانا سید ابومعاویہ البوزری رحمۃ اللہ علیہ

(معروف شاعر اور ادیب جناب سید امین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ مجلس احرار اسلام سے وابستہ تھے اور حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے خصوصی محبت کا تعلق رکھتے تھے۔ ان کی شاعری کے موضوعات میں دینی و قومی مباحث بالخصوص عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کو سرنامہ کی حیثیت حاصل تھی۔ تحریک مقدس ختم نبوت کے دورِ اوّل سن ۱۹۵۳ء میں ان کو قید و بند کی صعوبتوں سے بھی گزرنا پڑا۔ اس کے بعد بھی تا آخر دم وہ اس مبارک جد و جہد سے جڑے رہے، تحریک کے جلسوں میں وہ اپنی ہی کبھی ہوئی نعتیں اور نظمیں ترنم کے ساتھ پڑھتے تو مجمع جھوم جھوم جاتا، زیرِ نظر تحریر ان کی نظموں کے مجموعے ”آئینِ جواں مرداں“ پر مقدمہ کے طور پر لکھی گئی اور ان کی کتاب میں شامل اشاعت ہے۔ ادارہ)

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَ عَلٰی اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ وَ اَزْوَاجِهِ وَ ذُرِّيَّاتِهِ وَ اتَّبَاعِهِ الَّذِيْنَ اَوْفَوْا عَهْدَهُ اَمَّا بَعْدُ !

(۱) دنیا میں کوئی اچھائی اور بھلائی ایسی نہیں جو اسلام میں موجود نہ ہو۔ یقیناً جو قانون دین و دنیا کو ایک صف میں لا کھڑا کرے اس کی جامعیت کے دعویٰ پر کوئی قدغن نہیں لگائی جاسکتی۔

نبوت اپنے معنی اور مقصد کے لحاظ سے چونکہ عام انسانی سطح سے بے انتہا بلند ہے، اس لیے وہ کسب اور سعی کی مرہونِ منت نہیں ہوتی، اس کا قاعدہ وحی والہام ہے، اس کا لاؤ لشکر دلائل و معجزات ہیں، اس کے ہتھیار اخلاق و اعمال اور ان سب کی جلوہ گری کا بالکل فطری اور عقلی ذریعہ فصاحت و بلاغت کے دریا بہانے والا طرزِ ادا اور طریقِ بیان ہوتا ہے۔ جسے صرف ونحو کے مصنوعی سانچوں اور شعر و انشاء کے خود ساختہ پیمانوں میں ڈھالنے اور ناپنے سے خالقِ مطلق نے ہمیشہ کے لیے بے نیاز کر دیا ہے، لیکن انبیاء علیہم السلام کو چھوڑ کر ساری مخلوق انھی ذرائع کو اختیار کرنے پر طبعاً و فطرتاً مجبور ہے، مگر ضابطہ کی پابندی اور حفظِ مراتب کی قید یہاں بھی اسلام نے لگادی تاکہ زندگی کا یہ گوشہ بھی آوارہ اور بے لگام نہ رہ جائے۔

(۲) شعر کے متعلق افسح العرب والحجج صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا ارشاد ہے: هُوَ كَلَامٌ فَحْسُنُهُ حَسَنٌ وَ قَبِيْحُهُ قَبِيْحٌ۔ یعنی وہ بھی کلام ہی کی ایک قسم ہے۔ اس کا اچھا اچھا ہے اور بُرا بُرا۔

پھر اچھائی اور برائی کا معیار بھی خود قائم فرمایا کہ: مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنيهِ۔ یعنی کسی آدمی کے اسلام کی خوبی اس کا بے مصرف اور فضول باتوں کو چھوڑ دینا ہے۔

پھر لایعنی امور کی تعیین کے ضمن میں خود ہی یہ ارشاد فرمایا کہ: هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ ! یعنی تصنع اور مبالغہ والے زبان درازوں کی ہلاکت اور بربادی مقدر ہو چکی ہے۔

پھر ان تصنع اور مبالغہ کرنے والے زبان درازوں کی ہلاکت کا بنیادی سبب بھی خود ہی بتا دیا کہ: مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهِ قُلُوبَ الرِّجَالِ اِلَيْهِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا یعنی جس نے

ماہنامہ ”نقیبِ ختم نبوت“ ملتان (دسمبر 2018ء)

ادب

باتوں کا الٹ پھیر صرف اس لیے سیکھا کہ لوگوں کے دل قابو کر سکے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا کوئی حیلہ اور فدیہ قبول نہیں کریں گے۔

پھر باتوں کے ریاکارانہ الٹ پھیر کی مذموم حرفت کی اصل علت اور غرض پر بھی خود ہی تنبیہ فرمائی کہ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَأْكُلُونَ بِالْإِسْتِثْمِ كَمَا يَأْكُلُ الْبَقَرَةُ! یعنی قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ ایک ایسی ”قوم“ پیدا ہو جائے گی جو اپنی زبانیں چلا کر یوں مکا کھائے گی جیسے گائے نیل منہ مارتے اور چرتے ہیں۔

پھر ان ناپاک اغراض سے ملوث فنِ شعر کی حقیقت اور اس کے مکروہ اور گھناؤنے باطن کو بھی خود ہی یوں بے نقاب فرمایا کہ: لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا، خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا! یعنی کسی آدمی کا پیٹ ”پیپ“ سے بھرا ہوا، بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ وہ شعر سے پُر ہو۔

پھر اسی شعر کی اصل دینی غرض و غایت کی تمہیدیوں بیان فرمائی کہ: إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ لِحِكْمَةً! یعنی یقیناً بعض ”شعر“ سراپا ”حکمت“ ہوتے ہیں۔

پھر اسی حکمت اور دانائی کے اظہار کے لیے مطلوبہ اوصاف اور پیرایہ بیان کی وضاحت یوں فرمائی کہ: أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةً لَبِيدٍ (رضی اللہ عنہ) ”أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهُ بَاطِلًا“ یعنی سب سے زیادہ سچی بات جو کسی شاعر نے کہی ہو وہ لبید (رضی اللہ عنہ) کا یہ قول ہے: ”اچھی طرح سن لو! اللہ کے سوا ہر چیز بے بنیاد اور فانی ہے“۔ پھر اس مطلوبہ حکمت اور سچائی کی حقیقی قدر و منزلت اور اسلام میں اس کے عباداتی مقام کے اظہار کے لیے طریقہ اور سنت بھی خود ہی متعین فرمادیا:

عن عائشة (الصديقة سلام الله عليها) قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع لحسان منبراً في المسجد يقوم عليه قائماً يفاخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أو ينافح و يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله يؤيد حسان بروح القدس ما نافع أو فاجر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم (مشكوة)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام حسان بن ثابت (شاعر اسلام) کے لیے مسجد نبوی میں خود منبر رکھتے تھے تاکہ وہ اس پر کھڑے ہوں، پھر حالت یہ ہوتی تھی کہ وہ حضور علیہ السلام کی نسبت اور آپ کی طرف سے اظہارِ فخر اور دین کی مدافعت شروع کر دیتے ہیں اور حضور علیہ السلام، اسلام پر اظہارِ فخر اور دینی مدافعت کے لیے یہ فرماتے رہتے کہ بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعہ حسان کی مدد اور تائید فرماتے ہیں۔

۳۔ برادر عزیز سید امین گیلانی (ایڈہ بروح القدس، آمین) کو ذاتی اور جماعتی دو گونہ تعلقات کی بنا پر دوسروں کی نسبت زیادہ اچھی طرح جانتا ہوں۔ تقسیم ملک سے پہلے ان کے ”رندانہ ماضی“ کی تندیوں اور جولانیوں کو دیکھا، اب ”درویشانہ اور مجاہدانہ حال“ کی وارفتگیوں اور سرمستیوں سے آنکھیں ٹھنڈی ہو رہی ہیں اور مومنانہ انجام کی برکتوں اور لطافتوں کے آثار محسوس کر کے دل و دماغ مسرور ہیں اور روح مسرور ہوئی جارہی ہے۔ بَارَكَ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. آمین!

خصوصاً ”تحریک مقدس ختم نبوت“ میں زبان و قلم اور قید و بند کی عملی شرکت سے سعادت حاصل کرنے کے بعد ان کے فکر و عمل میں جو زلزلہ پھا ہوا ہے، اس نے ان کی کایا پلٹ کر رکھ دی ہے۔ مجھے یقین ہو چکا ہے کہ ان کی ”دنیا“،

ماہنامہ ”نقیبِ ختم نبوت“ ملتان (دسمبر 2018ء)

ادب

”دین“ بن گئی ہے، کیونکہ وہ اسلام کے مردود یعنی اور باطل پیشہ سخن وری کے بجائے حکمت و صداقت کے علمبردار فنِ شعر میں قدم رکھ چکے ہیں۔ اس کے ذریعہ حصولِ رضائے ربانی، مدافعتِ دینِ فتنہ اور تحفظِ ختمِ نبوت کا مقصود حقیقی حاصل کرنے اور ایمانی فرض ادا کرنے کے لیے ان کی زبان و قلم کی پوری صلاحیت صرف ہو رہی ہے، جو ہر دن بدن نکھر رہا ہے۔ سن و سال جوانوں کا مگر روح بڑی معمر، آثار اچھے ہیں، کیونکہ مقصد اٹل ہے اور عزمِ راسخ، اس لیے کلام میں یقین کی منزل کی جھلک آنا عین فطری ہے۔ انہی کی زبان سے ان کی ترجمانی ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ اسلام کے نام پر کفر و ارتداد کی سرپرستی اور فسق و فجور کے جبری نفاذ پر موجودہ اقتدار کے متعلق غیرتِ ایمان و سوز و درد کا اظہار اور اس کے مقابلہ میں تبلیغ اور اعلاءِ کلمۃ الحق کے عزم اور ولولہ کا دو لفظی اظہار دیکھیے، کہتے ہیں:

خداوند! نظامِ گلستاں ہے کن کے ہاتھوں میں ہر اک گل کی دریدہ ہے قبا دیکھا نہیں جاتا
تیری دنیا نے کیا کیا رنگ بدلے! تو نے دیکھا ہے مگر مجھ سے تو اے میرے خدا دیکھا نہیں جاتا

☆.....☆.....☆

مشکل ہی پڑے تو زیست کے دن ہوتے ہیں بسرِ آسانی سے مشکل نہ پڑے جب تک کوئی مشکل سے گزارہ ہوتا ہے اور وہ ہونگے ہارنے والے، ہار کے ہمت ہار گئے تو؟ اور ہم کو جیت سکے گی؟ گردشِ دوراں! دیکھیں گے دیکھنے، سننے والے خود ہی گواہی دیں گے کہ متانت، سلاست، پاکیزگی، درد و سوز، حلاوت، بصیرت، ولولہ، عزم اور یقین و ایمان ان کے کلام کے حقیقی عناصر اور نمایاں اوصاف ہیں۔ مدت سے انتظار تو مکمل دیوان کا تھا مگر انھوں نے وقتی ضرورت کے تحت ”آئینِ جوانمرداں“ کے نام سے ایک مختصر شاعری گلدستہ سجا کر قدردانوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس میں کچھ قومی اور سیاسی غزلیں ہیں۔ درمیان میں ختمِ نبوت کے مقدس موضوع پر دل دوز اور پُر سوز نظموں اور قطعات کا حصہ ہے اور پھر دین کے حقیقی واسطہ کے سلسلہ میں کچھ منظومات اور قطعات سے خاتمہ بالخیر ہوا ہے۔ عجوبہ اور حادثہ یہ ہے کہ مجموعہ کے ابتدائی صفحات ”نقد و نظر“ کے عنوان سے مخصوص کر کے مجھ جیسے ”ملائے ملکیتی“، کونسی اور جماعتی تعلق کی بنا پر انھوں نے تقدیمہ نویسی کے لیے منتخب کیا ہے۔ یہ انتخاب محض ان کے اخلاص و محبت اور حسنِ ظن کا مظاہرہ ہے، ورنہ اپنے میں ”نقد“ کی تو سرے سے صلاحیت ہی نہیں اور ”نظر“ سے باطن پہلے ہی محروم ہے، اصل میں تو یہ کام اہل بصیرت و فن اور اساتذہ کا حصہ ہے۔ وَلِکُلِّ فَنٍّ رِّجَالٌ!

باقی رہائش اور اس کے خصوصیات تو یہ بقامت کہتر بقیمت بہتر مجموعہ جو، اب ”دامانِ خیال“ کے نام سے چھپ چکا ہے، اپنے محاسن پر خود ایک واضح شہادت اور عمدہ مثال ہوگا۔ مشکِ آنست کہ خود بہوید نہ کہ عطار بگوید واللہ اعلم یہ چند سطور خیالات ہیں، یا نظریات یا صرف وعظ؟ بہر حال امثال امر کے لیے جو کچھ میسر ہو قلم برداشتہ حاضر کر دیا گیا ہے۔ دعا ہے کہ پروردگارِ عالم اس مومن، مخلص، مجاہد، عیور، رندِ فقیر اور جواں سال سخنور کو ”شاعرِ اسلام“ کے منصبِ عالی پر قائم و دائم فرمائے۔ اس کے دل و دماغ کو ملکوتی امداد اور تائیدِ غیبی سے بہرہ وافر عطا کرے۔ اس کی زبان و قلم کو فن کی تمام خوبیوں سے مزین کر کے شعلہ و شبنم کا امتزاج بخشے۔ کفر و باطل کے لیے سیفِ بے نیام اور دین و اہل دین کے حق میں سپر بنائے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نسبی تعلق کی برکت سے دین و دنیا میں کامرانی نصیب فرمائے۔ آمین

و سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔ (۴/ جمادی الاخریٰ، ۱۴۴۰ھ / ۲۷/ دسمبر ۲۰۱۸ء)